

فَضْلُ اللَّهِ الْأَكْبَرُ فِي إِثْبَاتِ الْجِهَادِ الْأَكْبَرِ

جہاد اکبر کو ثابت کرنے میں اللہ کا بہت بڑا فضل

جہاد اکبر

لا فتنی الايمان ولا تسفيل الاذواق النفاية



ازرق
حضرت علامہ الحاج مفتی
فیض محمد فیض احمد فیضی
بلتھے

فیض ملیت پبلسٹی کیشنز

مرکز الملت جامعہ اسلامیہ رضویہ ہمدانیہ 0300-3471874

فَضْلُ اللّٰهِ الْاَكْبَرُ فِي اِثْبَاتِ الْجِهَادِ الْاَكْبَرِ

جہاد اکبر کو ثابت کرنے میں اللہ کا بہت بڑا فضل

مصنف

حضور مفسر اعظم پاکستان، فیض ملت، شیخ القرآن و حدیث، خلیفہ مفتی اعظم ہند
حضرت علامہ الحافظ مفتی پیر محمد فیض احمد اویسی رضوی محدث بہاولپوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

صفحات: { } 24 صفحات

سن اشاعت: { } شعبان المعظم ۱۴۳۸ھ بمطابق مئی 2017ء

قیمت: { }

تعاون: { } مجاہد حضور فیض ملت

ناشر

فیض ملت پبلیکیشنز

پیش لفظ

الحمد للہ عزوجل! مفسر اعظم پاکستان، فیض ملت حضرت علامہ مفتی محمد فیض احمد اویسی رحمۃ اللہ علیہ کی نسبت سے اشاعتی ادارہ ”فیض ملت پبلیکیشنز“ وجود میں آیا ہے۔ اس ادارہ نے یہ عہد کیا ہے کہ حضور فیض ملت رحمۃ اللہ علیہ کے علمی شہ پاروں کو شائع کر کے عام کریں گے۔

یہ ادارہ اپنی استطاعت کے مطابق اس کارِ عظیم کے لئے کوشاں رہے گا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ اس ادارہ کو اس عظیم مشن میں کامیابی عطا فرمائے۔
آپ بھی اس ادارے کی سرپرستی فرمائیں اور ہر ممکن معاونت بھی فرمائیں تاکہ یہ ادارہ اپنی تمام تر قوت و توانائی کے ساتھ حضور فیض ملت رحمۃ اللہ علیہ کا علمی خزانہ پوری دنیا میں پھیلا سکے۔

مدینے کا بھکاری

الفقیہ القادری محمد کوکب ریاض اویسی

اس رسالہ سے حاصل ہونے والی رقم سے اگلی کتاب شائع کی جائے گی لہذا آپ سے درخواست ہے کہ اس کارِ خیر میں بھرپور حصہ ملائیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مُحَمَّدًا وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ

ما بعد جہاد کے فضائل میں بے شمار کتب اسلامی بھری پڑی ہیں لیکن بہت کم لوگوں کو معلوم ہے کہ جہاد کی دو قسم ہیں ”جہاد اصغر و جہاد اکبر“ جہاد اصغر کا تو ہر کوئی قائل ہے لیکن جہاد اکبر کے قائل کوئی کوئی ہیں پھر اس کے عامل تو اقل قلیل (1) ہیں۔ اسی لئے فقیر کا ارادہ ہوا کہ اس رسالہ میں جہاد اکبر کے متعلق کچھ عرض کروں تاکہ جہاں عوام جہاد اصغر کے فضائل کے قائل ہیں وہاں انہیں معلوم ہو کہ جب جہاد اصغر اتنی بڑی شانوں والا ہے تو جہاد اکبر کی کیا شان ہوگی اور یہ بھی واضح ہو جائے گا کہ جہاد اصغر کبھی کبھی میدانوں میں ہوتا ہے لیکن جہاد اکبر ہر آن ہر لحظہ جاری ہے اور مجاہد فی الجہاد اصغر شہید تو سمجھا جاتا ہے لیکن اکثر کے مزارات کا بھی علم نہیں لیکن جہاد اکبر کے مجاہدین کے مزارات کی زیارات جاری ہے۔ بعض جہاد اصغر کو تسلیم کرنے والے بجائے جہاد اکبر پر عاشق ہونے کے شرک کی فتویٰ گری میں جہاد سمجھتے ہیں۔ فقیر سب سے پہلے اکابر امت اور مشائخ ملت کے وہ اقوال نقل کرتا ہے جو انہوں نے جہاد اکبر کے فضائل میں ارشاد فرمائے ہیں۔

(1) بہت تھوڑے، قلیل ترین

فضائل جہاد اکبر از اقوال علمائے ملت

صاحب تفسیر مظہری نے ذکر کیا ہے

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما عمل آدمي أنجي من عذاب الله من ذكر الله (التي ان قال) قلنا: المراد بالذكر في هذا الحديث الحضور الدائم الذي لا فتور فيه لا الصلاة والصوم اللذين هما حظ الزهاد وهو المراد من الجهاد الأكبر فيما قال رسول الله صلى الله عليه وسلم وقد رجع من الغزو رجعا من الجهاد الأصغر الى الجهاد الأكبر فان قيل ألم يكن رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا كان في الجهاد الأصغر مشغولا بالجهاد الأكبر قلنا: نعم كان مشغولا بذلك لكن الحال تتفاوت بمزيد الاهتمام والله اعلم (2)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کے ذکر سے بڑھ کر انسان کو اللہ کے عذاب سے زیادہ نجات دلانے والا کوئی اور عمل نہیں ہے (آگے فرماتے ہیں) اس حدیث میں ذکر سے مراد دائمی حضور ہے جس میں کوئی نقص وغیرہ نہ ہو، نماز اور روزہ مراد نہیں ہے جو زاہدوں کا حصہ ہے۔ غزوہ سے واپسی پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان ”رجعنا من

(2) تفسیر المظہری، پارہ 2، سورۃ البقرہ، آیت 216، الجز 1، الصفحة 288، دار احیاء التراث

العربی بیروت لبنان

الجهاد الأصغر الى الجهاد الأكبر“ سے بھی یہی مراد ہے اور اگر یہ اعتراض کیا جائے کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جہاد اصغر میں ہوتے ہوئے جہاد اکبر میں مشغول نہ تھے ہم کہتے ہیں ہاں اس میں مشغول تھے لیکن مزید اہتمام کی بدولت حال تبدیل ہو جاتا ہے۔

یہی علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی، تفسیر مظہری میں آیت ”حَقِّ جِهَادٍ“ کی تفسیر میں لکھتے ہیں

قال عبد الله بن المبارك هو مجاهدة النفس والهوى وهو الجهاد الأكبر وهو حق الجهاد قال البغوي وقد روى أن رسول الله صلى الله عليه وسلم لما رجع من غزوة تبوك قال رجعنا من الجهاد الأصغر الى الجهاد الأكبر قال البغوي أراد بالجهاد الأصغر لجهاد مع الكفار وبالجهاد الأكبر الجهاد مع النفس واخرج البيهقي في الزهد عن جابر رضي الله عنه قال قدم على رسول الله صلى الله عليه وسلم قوم غزاة فقال قدمتم خير مقدم من الجهاد الأصغر الى الجهاد الأكبر وما الجهاد الأكبر؟ قال مجاهدة العبد لهواه قال البيهقي هذا اسناد فيه ضعف۔ (3)

(3) تفسیر المظہری، پارہ 17، سورۃ الحج، آیت 22، الجز 6، الصفحة 266، دار احیاء التراث

فائدة: قوله صلى الله عليه وسلم قدمتم خير مقدم من الجهاد الأصغر الى الجهاد الأكبر يفيد أن الجهاد الأكبر يعين البجادة مع النفس انما يتأتى للمريد بمصاحبة الشيخ الكامل المبكمل فانهم لما قدموا على النبي صلى الله عليه وسلم بعد المحاربة مع الكفار اكتسبوا ببركة صحبته وانعكاس أشعة أنواره صفاء في القلب وفناء في النفس وقوله رجعنا من الجهاد الأصغر الى الجهاد الأكبر الضمير للمتكلم مع الغير والمراد منه اسناد الرجوع الى من معه من الصحابة فانهم كانوا في حالة الجهاد مشغولين بمحاربة الكفار وان كانوا مع النبي صلى الله عليه وسلم في مصاحبته لكن كان غالب همهم مدافعة الكفار ثم إذا صاروا في المدينة مقيمين مع النبي صلى الله عليه وسلم لم يكن حينئذ همهم الا الاقتباس لأنواره والاقتفاء بمعالم آثاره وأخذ العلوم الظاهرة والباطنة من جنابه صلى الله عليه وسلم (4)

ترجمہ: عبداللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ نے فرمایا نفس اور خواہشات کے خلاف مجاہدہ کرنا

(4) تفسیر المظہری، پارہ 17، سورۃ الحج، آیت 77، الجز 6، الصفحہ 267، دار احیاء التراث

العربی بیروت لبنان

ہی اس کی راہ میں جہاد کا حق ادا کرنا ہے اور یہی جہاد اکبر ہے۔

امام بغوی نے ذکر کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ غزوہ تبوک سے واپس ہوئے تو آپ نے فرمایا کہ ہم چھوٹے جہاد سے بڑے جہاد کی طرف واپس ہوئے ہیں۔
امام بغوی کا کہنا ہے کہ یہاں جہاد اصغر سے مراد کفار سے اور جہاد اکبر سے مراد نفس سے جہاد کرنا ہے۔

امام بیہقی نے کتاب الزہد میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے کہ ایک مرتبہ حضور اکرم ﷺ کے پاس غازیوں کا ایک گروہ آیا تو آپ ﷺ نے فرمایا تم لوگ جہاد اصغر سے جہاد اکبر کی طرف آگئے۔

آپ ﷺ سے پوچھا گیا کہ جہاد اکبر کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا بندہ کا اپنی خواہشات کے خلاف جہاد کرنا۔

قاضی ثناء اللہ صاحب ”فائدہ“ کا عنوان دے کر مزید لکھتے ہیں

سرکارِ دو عالم ﷺ کے اس بیان ”قدمتم خیر مقدم من الجہاد الأصغر الی الجہاد الاکبر“ سے یہ معلوم ہوا کہ جہاد اکبر یعنی نفس سے مجاہدہ کرنا مرید کو کامل و مکمل شیخ کی مصاحبت (ساتھ رہنا) سے حاصل ہوتا ہے اس لئے کہ وہ لوگ بھی جب کفار کے ساتھ جنگ کے بعد حضور پاک ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوتے تھے تو وہ آپ ﷺ کی صحبت کی برکت اور آپ کی ضیاء پاشیوں کی تجلیات سے قلب میں صفائی اور فنا فی النفس کا مقام حاصل کرتے تھے۔ آپ ﷺ کے فرمان ”رجعنا من الجہاد الأصغر الی الجہاد الاکبر“ میں ”رجعنا“ صیغہ جمع متکلم ہے اور اس کی نسبت آپ ﷺ اور آپ کے ساتھ موجود تمام صحابہ کرام کی طرف ہے

اس لئے کہ وہ لوگ حالتِ جہاد میں تو کفار کے ساتھ لڑائی میں مشغول ہوتے تھے اور جب مدینہ شریف میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوتے تھے تو اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے انوار و تجلیات سے اقتباس اور آپ کے آثار سے اکتسابِ فیض اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم بارگاہِ اقدس سے ظاہری و باطنی علوم کے حصول کے علاوہ ان کا کوئی اور کام ہوتا ہی نہیں تھا۔

دوسرے مقام پر علامہ مظہری ”فَإِذَا فَرَغْتَ فَانصَبْ“ کی تفسیر میں لکھتے ہیں
قال الحسن وزید بن اسلم إذا فرغت من جهاد عدوك
فانصب في عبادة ربك وهذا معنى قوله صلى الله عليه
وسلم رجعنا من الجهاد الأصغر الى الجهاد الأكبر⁽⁵⁾

حسن اور زید بن اسلم نے کہا ہے کہ جب آپ اپنے دشمنوں کی لڑائی سے فارغ ہو جائیں تو اپنے رب کی عبادت میں محنت و مشقت برداشت کریں اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان ”رجعنا من الجهاد الأصغر الى الجهاد الأكبر“ کا بھی یہی معنی ہے۔

تفسیر کبیر میں ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم جہادِ اصغر سے جہادِ اکبر کی طرف لوٹ رہے ہیں تو اس جہاد (جہادِ اکبر) کا حاصل مطلب دل کو غیر اللہ کی طرف مائل ہونے کے بجائے اللہ تعالیٰ ہی کی عبادت و اطاعت میں مستغرق کرنا ہے۔⁽⁶⁾

(5) تفسیر المظہری، پارہ 30، سورۃ الانشراح، آیت 7، الجز 10، الصفحة 271، دار احیاء

التراث العربی بیروت لبنان

(6) تفسیر الفخر الرازی، تابع سورۃ النساء، آیت 95، الجز 11، الصفحة 10، دار الفکر بیروت

تفسیر بحر محیط میں ہے کہ جہاد قسم کا ہوتا ہے جہاد اصغر اور جہاد اکبر۔ پس جہاد اصغر تو کافروں سے مقابلہ کرنا ہے اور جہاد اکبر نفس کے خلاف لڑنا ہے اور اس کی دلیل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے ”رجعنا من الجہاد الأصغر الی الجہاد الاکبر“ اور نفس کے خلاف جہاد کرنا اس لئے جہاد اکبر ہے کہ جس نے اپنے نفس کے خلاف جہاد کیا تو گویا اس نے دنیا کے خلاف جہاد کیا اور جو بھی شخص دنیا میں غالب آئے گا اس کے لئے دشمنوں کے ساتھ مجاہدہ کرنا آسان ہو جائے گا۔⁽⁷⁾

حضرت ملا علی قاری رحمہ اللہ الباری فرماتے ہیں

و فضل الجہاد عظیم و کیف و حاصلہ بذل أعز المحبوبات
و إدخال أعظم المشقات علیہ و هو نفس الإنسان ابتغاء
مرضاة الله و تقرباً بذلك إلیہ تعالی و أشق منه قصر
النفس علی الطاعات فی النشاط و دفع الكسل علی
الدوام و مجانبة أهويتها ولذا قال و قد رجع من غزاة
رجعنا من الجہاد الأصغر إلی الجہاد الاکبر و یبدل علی
هذا أنه أخره فی الفضلیة عن الصلاة علی وقتها۔⁽⁸⁾

جہاد کی فضیلت بہت بڑی ہے اور کیونکر نہ ہو اس لئے کہ جہاد کا اصل حاصل تو نفس انسان کا اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی اور اس کے قرب حاصل کرنے کے لئے محبوب ترین

(7) تفسیر البحر المحيط، سورة النساء، الآيات: 93-100، الجزء 3، الصفحة 346، دار الکتب

العلمیة بیروت

(8) مرقاة المفاتیح، کتاب الجہاد، الجزء 7، الصفحة 319، دار الکتب العلمیة بیروت

اشیاء کو خرچ کرنا اور سخت مشکلات و مشقتوں کو جھیلنا ہے اور اس سے بھی زیادہ مشکل یہ کہ نفس کو حالتِ خوشی میں اس کی عبادت پر پابند کرنا اور خود سے سستی و کاہلی کو ہمیشہ دور کرنا اور نفسانی خواہشات سے بچانا ہے یہی وجہ ہے کہ حضور پاک ﷺ نے ایک غزوہ سے واپس ہوتے وقت فرمایا تھا ”رجعنا من الجہاد الأصغر إلی الجہاد الاکبر“ اور اس کی دلیل یہ ہے کہ آپ ﷺ نے اسے فضیلت کے اعتبار سے وقت پر نماز پڑھنے سے مؤخر فرمایا ہے۔

دیوبندی مولوی محمد زکریا کاندھلوی لامع الدراری علی جامع البخاری جلد ۲ صفحہ ۷۲ پر لکھتا ہے

الجہاد بحسب الاصطلاح قتال الکفار لتقویۃ الدین
یعنی اصطلاح میں جہاد دین کی تقویت کی خاطر کافروں کے ساتھ قتال
کرنے کو کہا جاتا ہے۔

مزید لکھتا ہے

وفی اوجز قال راغب الجہاد والمجاهدة استفراغ الوسع فی
مدافعة العدو والجہاد ثلاثة اضرب مجاهدة العدو والظاهر
الشیطن والنفس وقد قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
المجاهد من جاهد نفسه کذا فی المشکوٰۃ شعب البیهقی
وقال ابن العربی فی العارضة هذا مذهب الصوفیة ان الجہاد
الاکبر جہاد العدو الداخل وهو النفس قالوا وهو المراد
بقوله تعالیٰ ”وَالَّذِينَ جُهِدُوا فِیْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا“ وليس

المجاهد من جاهد العدو المبائن وانما المجاهد من جاهد العدو والمخالط وكذا قال النبي صلى الله عليه وسلم وقد رجع من غزاة رجعنا من الجهاد الاصغر الى الجهاد الاكبر ٥ - مختصرا وهذا حديث معروف عند الصوفية ذكر الغزالي في عدة مواضع من الاحياء محمد زكريا نے اوجز المسالك میں نقل کیا ہے کہ امام راغب نے فرمایا ہے کہ دشمن کے دفاع میں تمام تر کوشش کرنا جہاد اور مجاہدہ ہے اور جہاد کی تین قسمیں ہیں۔

(۱) ظاہری دشمن سے جہاد

(۲) شیطان سے جہاد

(۳) نفس سے جہاد

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ مجاہد تو وہ ہے جو نفس کے خلاف جہاد کرتا ہے۔

شعب بیہقی کی روایت سے مشکوٰۃ شریف میں بھی اسی طرح ہی ہے۔ حضرت ابن عربی نے العارضہ میں فرمایا کہ صوفیاء کے مذہب کے مطابق داخلی دشمن یعنی نفس کے خلاف جہاد کرنا جہاد اکبر ہے اور اللہ تعالیٰ کے اس فرمان ”اور جنہوں نے ہماری راہ میں کوشش کی ضرور ہم انہیں اپنے راستے دکھادیں گے“ سے بھی یہی مراد ہے وہ شخص مجاہد نہیں جو خارجی دشمن سے جہاد کرتا ہے مجاہد تو وہ شخص ہے جو مخلوط (اندرونی نفسانی) دشمن

سے جہاد کرتا ہے اسی لئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ سے واپس ہوتے وقت فرمایا تھا ”رجعنا من الجہاد الاصغر الی الجہاد الاکبر“ یہ حدیث صوفیاء کے نزدیک بہت ہی معروف ہے امام غزالی نے بھی اسے احیاء العلوم میں متعدد مقامات پر ذکر کیا ہے۔

خلاصہ { مندرجہ بالا سطور میں مفسرین اور محدثین کی اس تحقیق سے یہ ثابت ہوا کہ اپنے گھر اور گاؤں میں رہتے ہوئے کامل علماء دین کی صحبت سے اکتساب فیض اور علم و عرفان حاصل کر کے اللہ تعالیٰ کی عبادت میں دل و جان سے مستغرق و مشغول رہنا اور اس پر مداومت کرنا ہی جہاد اکبر ہے نہ کہ عبادت کے نام پر گھر بار چھوڑ چھاڑ کر در کی خاک چھانتے رہنا (اس لئے بھی کہ ایسا کرنے سے نفس اور اہل خانہ کے حقوق کی پامالی بھی ہوتی ہے اور کوئی بھی شخص حقوق العباد کو پامال کر کے جہاد کا ثواب کبھی بھی حاصل نہیں کر سکتا) نصرانیت کے نزدیک تو ایسا کرنا عبادت ہو سکتا ہے لیکن اسلام نے اسے رہبانیت قرار دے کر منع فرمایا ہے۔

تفسیر جمل صفحہ ۳۸۲ پر ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں مجاہدہ کرنا ہی جہاد اکبر ہے۔ روح المعانی جلد ۲۱ صفحہ ۱۶ پر ہے کہ نفس کے ساتھ جہاد کرنا ہی جہاد اکبر ہے۔ (9)

فائدہ: اولیائے کرام و صوفیہ عظام کا شیوہ اور زندگی کا اصل مقصد ہی نفس سے جہاد کرنا اور معرفت الہی حاصل کرنا ہے اسی کا نام جہاد اکبر ہے اس کی تفصیل آگے آتی ہے۔

(9) روح المعانی فی تفسیر القرآن العظیم والسبع المثانی، سورۃ الحج، الجز 21، الصفحہ 16،

جہاد فی سبیل اللہ کی حقیقت

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ مذکورہ ثواب تو صرف میدان جنگ میں لڑنے کے لئے گھر سے نکلنے والے شخص کے لئے ہے یہ صحیح نہیں کیونکہ جہاد کے مفہوم میں بہت وسعت ہے۔ احادیث سے بھی اس بات کی وضاحت ہوتی ہے کہ قتال مع الکفار، جہاد مع النفس اور جہاد مع الشیطن جہاد کی اقسام ہیں اور ان سب میں ماہ الاشرک اعلا کلمۃ اللہ ہے۔ چنانچہ تفسیر مظہری میں لکھا ہے کہ جہاد بہترین کی اس وجہ سے ہے کہ اس میں دین کی اشاعت اور ترویج ہوتی ہے پھر لکھا ہے کہ اس سے بہتر عمل ظاہریہ باطنیہ کی تعلیم و تعلم ہے کیونکہ اس سے حقیقت اسلام کی اشاعت ہوتی ہے اور اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے مساعی کا ایک فرد تبلیغ و وعظ بھی ہے اس لئے مذکورہ ثواب مبلغ کو بھی ملے گا۔ اسی طرح فی سبیل اللہ مفہوم بھی وسیع ہے۔ تفسیر مظہری میں اس کی تفسیر جہاد، تحصیل علوم ظاہریہ باطنیہ وغیرہ ذالک من ابواب الخیر سے کی گئی ہے۔ مشکوٰۃ شریف کی حدیث میں اس بات کی تصریح موجود ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو شخص طلب علم کے لئے نکلا تا دم واپسی وہ فی سبیل اللہ شمار ہوگا اور اس میں اس کے لئے متعدد وجودات بیان کی گئی ہیں اسی لئے وعظ و تبلیغ، درس و تدریس، تصنیف و تالیف اور دینی اسلامی کتب کی نشر و اشاعت و دیگر امور جو اسلام پھیلانے سے متعلق ہیں تمام جہاد فی سبیل اللہ کا شعبہ ہیں۔

جہاد کا بیان قرآن میں

لفظ ”جَاهِدُوا“ 6 مرتبہ ”تُجَاهِدُونَ“ 1 جگہ ”يُجَاهِدُوا“ 2 دفعہ ”يُجَاهِدُونَ“

1 جگہ ”جَهْد“ 5 مرتبہ ”جُهْدُهُمْ“ 1 مرتبہ ”جِهَادٍ“ 1 مرتبہ ”جَاهِدًا“ 2 مرتبہ ”الْمُجَاهِدُونَ“ 1 مرتبہ ”الْمُجَاهِدِينَ“ تین مرتبہ آیا ہے۔

جہاد اکبر کے شعبہ ذکر اللہ کے فضائل

آیات مذکورہ کے متعلق قاضی ثناء اللہ تفسیر مظہری سورہ توبہ کی آیت ۱۹ کے تحت لکھتے ہیں

فان دوام الذکر افضل من الجهاد لقوله صلى الله عليه وسلم ما من شيء أنجى من عذاب الله من ذكر الله⁽¹⁰⁾

ہمیشہ ذکر کرنا (ذکر پر مداومت) جہاد سے افضل ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے عذاب سے نجات دلانے والی اللہ تعالیٰ کے ذکر سے بڑھ کر اور کوئی شے نہیں ہے۔

اسی تفسیر مظہری ہی میں سورہ بقرہ کی آیت 216 کے تحت فضیلت جہاد سے متعلق احادیث نقل کرنے کے بعد لکھا ہے کہ یہ احادیث نماز، روزہ اور نوافل پر جہاد کی افضلیت پر دلالت کرتی ہیں نیز ان احادیث سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ جہاد سے مراد صرف غزوہ ہی مراد نہیں بلکہ عام ہے جس میں نفس سے جہاد بھی شامل ہے۔⁽¹¹⁾

(10) تفسیر المظہری، سورۃ التوبہ، آیت 19، الجز 4، الصفحة 137، دار احیاء التراث العربی

بیروت لبنان

(11) تفسیر المظہری، پارہ 1، سورۃ البقرہ، آیت 216، الجز 1، الصفحة 288، دار احیاء التراث

العربی بیروت لبنان

احادیث مبارکہ

احادیث مبارکہ سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ جہاد صرف غزوات میں شمولیت کا نام نہیں بلکہ یہ عام ہے۔

قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أُمَّي الْعَمَلِ أَفْضَلُ قَالَ الصَّلَاةُ عَلَى مِيقَاتِهَا قُلْتُ ثُمَّ أُمَّي قَالَ ثُمَّ بِرُّ الْوَالِدَيْنِ قُلْتُ ثُمَّ أُمَّي قَالَ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَسَكَتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ اسْتَزِدْتُهُ لَزَادَنِي (12)

حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کون سا عمل سب سے افضل ہے ارشاد ہے نماز کا وقت پر پڑھنا، میں نے عرض کیا پھر کون سا، فرمایا والدین کے ساتھ نیکی کرنا۔ پھر عرض گزار ہوئے کہ اس کے بعد ارشاد فرمایا اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔ اس کے بعد میں خاموش ہو گیا۔ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مزید دریافت کرتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور امور بھی بیان فرماتے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمَّي الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ قَالَ إِيْمَانٌ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ قِيلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ جِهَادٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قِيلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ

(12) صحيح البخارى، كتاب الجهاد والسير، باب فضل الجهاد والسير، حديث 2782

الجزء 2، الصفحة 301، دار احياء التراث العربى بيروت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کون سا عمل سب سے افضل ہے۔ فرمایا کہ اللہ اور اُس کے رسول پر ایمان رکھنا۔ عرض کی گئی پھر کون سا ہے؟ فرمایا کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔ عرض کی گئی پھر کون سا ہے؟ فرمایا بُرائیوں سے پاک حج۔

فائدہ: ان احادیث سے واضح ہوتا ہے کہ فی سبیل اللہ اور جہاد فی سبیل اللہ سے ہر جگہ پر عام معنی مراد نہیں ہوتا۔ ہر جگہ پر مذکورہ الفاظ کو مفہوم کلی پر محمول کرنا دین اسلام سے عدم واقفیت اور اس کی بنیادیں کمزور کرنے کے مترادف ہے۔

جہاد کا لغوی اور شرعی معنی

الجہاد بکسر الجیم أصله في اللغة الجهد وهو المشقة وفي الشرع بذل الجهد في قتال الكفار لإعلاء كلمة الله تعالى والجهاد في الله بذل الجهد في أعمال النفس وتدليلها في سبيل الشرع⁽¹⁴⁾

(13) صحيح البخاري، كتاب الحج، باب فضل الحج المبرور، حديث 1519، الجزء 1،

الصفحة 470، دار احياء التراث العربي بيروت

صحيح مسلم، كتاب الايمان، باب بيان كون الايمان بالله تعالى أفضل الاعمال، حديث 151،

الصفحة 64، دار الفكر بيروت

(14) عمدة القاري شرح صحيح البخاري، كتاب الجهاد والسير، الجزء 14، الصفحة 109،

دار الكتب العلمية بيروت

جہاد جیم کے زیر کے ساتھ۔ لغت میں اس کی اصل جہد ہے جس کا معنی مشقت کرنا اور اصطلاح شرع میں اس سے مراد کفار کا قتال ہے اللہ کے کلمے کو بلند کرنے کے سبب اور جہاد اللہ کی راہ میں اور کوشش ہے اعمال میں اپنے نفس سے اور اسے شریعت پر لانے کی۔

الجہاد بکسر أوله وهو لغة المشقة وشرعاً بذل المجهود في قتال الكفار مباشرة أو معاونة بالمال أو بالرأى أو بتكثير السواد أو غير ذلك وفي المغرب جهده حمله فوق طاقته وَالْجِهَادُ مَصْدَرٌ جَاءَتْهُ الْعَدُوُّ إِذَا قَابَلْتَهُ فِي تَحْمُلِ الْجُهْدِ، أَوْ بَدَلَ كُلِّ مِنْكُمْ جُهْدَهُ ; أَي: طاقته في دفع صاحبه، ثُمَّ غَلَبَ فِي الْإِسْلَامِ عَلَى قِتَالِ الْكُفَّارِ (15)

جہاد جیم پر زیر کے ساتھ۔ لغوی طور پر اسم مشتق ہے اور اصطلاح شریعت میں کوشش کرنا کفار کے قتال کی براہ راست یا اس میں مدد کرنا مال سے یا مشورے سے یا کثیر افراد سے یا اس کے علاوہ اور مغرب میں وہ کوشش کرے اپنی طاقت سے زیادہ اور جہاد مصدر ہے اس کا معنی کوشش کرنا دشمن کے خلاف جب وہ سامنے آجائے کوشش کرنے میں یا بنانا تم دونوں میں سے اس کی کوشش کو یعنی اس کی طاقت کو اس طاقت والے کو ختم کرنے کے ساتھ پھر غالب ہونا دار السلام میں قتال کفار سے۔

الجہاد بحسب الاصطلاح قتال الكفار لتقرية الدين

(15) مرقاة المفاتیح شرح مشکاة المصابیح، کتاب الجہاد، الجز 7، الصفحة 319، دار الکتب

العلمیة بیروت

(الامع الدراری شرح بخاری)

یعنی اصطلاح میں جہاد دین کی تقویت کی خاطر کافروں کے ساتھ قتال کرنے کو کہا جاتا ہے۔

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْتَدَبَ اللَّهُ أُمَّي
ضَمَنَ لِمَنْ خَرَجَ فِي سَبِيلِهِ أَى الْجِهَادِ (16)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اس شخص کے لئے ضمانت دی ہے جو اس کے راستے میں نکلا یعنی جہاد کے لئے۔

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اغْبَرَّتْ قَدَمَا
عَبْدٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَتَمَسَّهُ النَّارُ (17)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ نہیں ہو سکتا کہ کسی کے قدم اللہ تعالیٰ کی راہ میں غبار آلودہ ہوں اور پھر اسے جہنم کی آگ چھوئے۔

أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ
اللَّهِ الرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِلذَّكَرِ وَيُقَاتِلُ لِلْأَجْرِ وَيُقَاتِلُ لِيَرَى
مَكَانَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

(16) مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح، كتاب الجهاد، الجزء 7، الصفحة 319، دار الكتب

العلمية بيروت

(17) صحيح البخاری، كتاب الجهاد والسير، باب من أغبرت قدما في سبيل الله، حديث 2811،

الجزء 2، الصفحة 309، دار احياء التراث العربی بیروت

وسلم (من قاتل لتكون كلمة الله هي العليا فهو في
سبيل الله) (18)

ایک اعرابی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص قتال کرتا ہے شہرت کے لئے اور قتال کرتا ہے اجرت کے لئے اور قتال کرتا ہے اللہ کی راہ میں تو فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے قتل کیا اللہ کے کلمے کو بلند کرنے کے لئے تو اللہ کی راہ میں ہے۔

هو في الحقيقة كل سبيل يطلب فيه رضا فيتناول
سبيل طلب العلم وحضور صلاة جماعة وعبادة
مريض وشهود جنازة ونحوها، ولكنه عند الإطلاق
يحمل على سبيل الجهاد (19)

یہی حقیقت میں ہے کہ ہر وہ راستہ مطلوب ہو جس میں اللہ کی رضا تو پس شامل ہوگا اس راستے میں علم حاصل کرنا اور نماز باجماعت میں حاضر ہونا اور مریض کی عیادت کرنا اور جنازے میں جانا اور اسی کی مثل دیگر مگر مطلق اللہ کی راہ سے جہاد ہی مراد لیا جاتا ہے۔
فی سبیل اللہ : ائى بالاستمرار في القتال مع الكفار خصوصاً في
خدمة سيد الأبرار

(18) مسند ابی عوانة، کتاب الجہاد، بیان الخبر الدال على أن من أحب أن يكون ممن يقاتل في
سبيل الله، حديث 7428، الجزء 4، الصفحة 486، دار المعرفة بيروت

(19) مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح، کتاب الجہاد، الجزء 7، الصفحة 329، دار الكتب
العلمية بيروت

اللہ کی راہ میں یعنی کفار کے ساتھ جہاد جاری رکھنے کے بارے میں خاص طور پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں۔ (20)

ويطلق أيضا على مجاهدة النفس والشيطان والفساق (21)

اور اس کا اطلاق ہوتا ہے اپنے نفس اور شیطان اور فسق سے بچنے والے پر بھی۔

قوله حدثنا سفیان هو الثوری قوله عن أبي حازم هو بن دينار
قوله الروحة والغدوة في سبيل الله أفضل (22)

اور ان کا کہنا ہمیں پہنچا ہے امام سفیان ثوری سے اور انہوں نے قول بیان کیا ابی حازم سے جو ابن دینار تھے اللہ کی راہ میں دن رات بسر کرنا افضل ہے۔

قال الا أن المتبادر عند الإطلاق من لفظ سبيل الله الجهاد (23)
اور کہا کہ مگر یہ کہ اس کا اطلاق اللہ کی راہ میں جہاد پر ہوگا۔

قال بن الجوزی إذا أطلق ذکر سبيل الله فالمراد به الجهاد
وقال القرطبي سبيل الله طاعة الله فالمراد من صام

(20) مرقاة المفاتیح شرح مشکاة المصابیح، کتاب الجہاد، الجز 7، الصفحة 361، دار الکتب
العلمیة بیروت

(21) فتح الباری بشرح صحیح البخاری، کتاب الجہاد والسیر، الجز 6، الصفحة 3، دار المعرفة
بیروت

(22) فتح الباری بشرح صحیح البخاری، کتاب الجہاد والسیر، الجز 6، الصفحة 14،
دار المعرفة بیروت

(23) فتح الباری بشرح صحیح البخاری، کتاب الجہاد والسیر، الجز 6، الصفحة 29،
دار المعرفة بیروت

قاصدا وجه اللہ قلت ویمتثل أن یكون ما هو أعم من ذلك ثم وجدته فی فوائد أبي الطاهر الذهلي من طريق عبد اللہ بن عبد العزیز اللیثی عن المقبری عن أبي هريرة بلفظ ما من مرابط یرابط فی سبیل اللہ فیصوم یوما فی سبیل اللہ الحدیث وقال بن دقیق العید العرف الأكثر استعماله فی الجهاد فإن حمل علیه كانت الفضيلة لاجتماع العبادتين⁽²⁴⁾

ابن الجوزی نے کہا جب مطلق اللہ کی راہ ذکر کیا جائے تو اس سے مراد جہاد ہوگی اور امام قرطبی نے فرمایا اللہ کی راہ اس کی اطاعت ہے تو اس سے مراد وہ ہے جس نے روزہ رکھا اللہ کے لئے ارادۃ اور میں کہتا ہوں کہ یہ احتمال رکھتا ہو اس سے بھی زیادہ عموم کا اور پھر یہ پایا گیا ابو طاهر الذہلی کے فوائد میں عبد اللہ بن عبد العزیز لیشی کے طریق سے اور وہ مقبری سے اور وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ان الفاظ کے ساتھ کہ جو رابطہ کرنے والا اللہ تعالیٰ کی راہ میں رابطہ کرے اور ایک دن اس کی راہ میں روزہ رکھے۔ (الحدیث) اور کہا ابن دقیق نے عبد عرف کا اطلاق اکثر نے جہاد پر کیا ہے کہ اس میں فضیلت ہے عبادتوں کے جمع ہونے کے سبب۔

وَأَنْفِقُوا أَمْوَالَكُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فِي الْجِهَادِ⁽²⁵⁾

(24) فتح الباری بشرح صحیح البخاری، کتاب الجہاد والسير، الجز 6، الصفحة 48،

دار المعرفۃ بیروت

(25) تفسیر المظہری، سورۃ البقرہ، آیت 195، الجز 1، الصفحة 242، دار احیاء التراث العربی

بیروت

اور اللہ کی راہ میں خرچ کرو جہاد میں اپنے اموال سے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا ضَرَبْتُمْ يَعْنِي سَافَرْتُمْ وَذَهَبْتُمْ فِي
سَبِيلِ اللَّهِ لِلْجِهَادِ (26)

اے ایمان والو جب تم جہاد کو چلو مارو یعنی سفر کرو اور آؤ اللہ کی راہ میں جہاد کرو۔

لَمَّا أَصَابَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فِي أَثْنَاءِ الْقِتَالِ (27)

ان کے لئے جنہیں پہنچی اللہ کی راہ میں قتال کے وقت

فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَيْ فِي الْجِهَادِ (28)

اللہ کی راہ میں یعنی جہاد میں

الذِينَ آمَنُوا يَقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَلَامَ مُسْتَأْنَفٍ سَيَق
لِتَشْجِيعِ الْمُؤْمِنِينَ وَتَرْغِيبِهِمْ فِي الْجِهَادِ أَيْ الْمُؤْمِنُونَ
إِنَّمَا يَقَاتِلُونَ فِي دِينِ اللَّهِ (29)

وہ لوگ جو ایمان لائے قتال کیا اللہ کی راہ میں یہ کلام مستأنف ہے مومنوں کو شجاع

(26) تفسیر المظہری، سورۃ النساء، آیت 95، الجز 2، الصفحة 415، دار احیاء التراث العربی

بیروت

(27) تفسیر روح المعانی، سورۃ آل عمران، آیت 146، الجز 4، الصفحة 83، احیاء التراث

العربی بیروت

(28) تفسیر روح المعانی، سورۃ الحج، آیت 57، الجز 17، الصفحة 187، احیاء التراث العربی

بیروت

(29) تفسیر روح المعانی، سورۃ النساء، آیت 76، الجز 5، الصفحة 84، احیاء التراث العربی

بیروت

بنانے اور ان کو جہاد میں ترغیب دلانے کے لئے چلایا گیا ہے یعنی مومن محض اللہ تعالیٰ کے دین کے لئے قتال کرتے ہیں

”وَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ الْمَقَاتِلَةَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ هُوَ الْجِهَادُ
لِإِعْلَاءِ كَلِمَةِ اللَّهِ وَإِعْزَازِ الدِّينِ“⁽³⁰⁾

اور قتال کرو اللہ کی راہ میں قتال اللہ کی راہ میں وہ جہاد ہے جو اللہ کے کلمے کی سر بلندی کے لئے ہو اور دین کو اعزاز دینے کے لئے۔

الذِّينَ أُحْصِرُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ هُمُ الَّذِينَ أُحْصِرَهُمُ
الْجِهَادُ“⁽³¹⁾

جو لوگ اللہ کی راہ میں باندھ دیئے گئے وہ وہ لوگ ہیں جن کو جہاد پر مامور کیا گیا ہے۔
”يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ“⁽³²⁾ بالسيف

اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کفار سے جہاد کرو تلوار کے ساتھ۔

مندرجہ بالا حوالہ جات کے علاوہ اور بھی کئی کتب سے حوالے دیئے جاسکتے ہیں مگر طوالت کے خوف سے ان ہی پر اکتفاء کر لیتا ہوں۔ ان تمام بیان سے لفظ جہاد، جہاد فی سبیل اللہ کا معنی اور مفہوم واضح ہو جاتا ہے جس سے معلوم ہوا کہ لفظ جہاد کا عام معنی اگرچہ مشقت اور تکلیف ہی ہے مگر اس کا شرعی معنی خاص ہے یعنی کافروں سے جنگ میں کوشش کرنا۔

(30) تفسیر الکشاف، سورۃ البقرۃ، آیت 190، الصفحة 116، دار المعرفۃ بیروت

(31) تفسیر الکشاف، سورۃ البقرۃ، آیت 273، الصفحة 152، دار المعرفۃ بیروت

(32) تفسیر الکشاف، سورۃ التوبۃ، آیت 73، الصفحة 442، دار المعرفۃ بیروت

علامہ عینی عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری میں جہاد فی اللہ اور جہاد فی سبیل کا فرق واضح کرتے ہوئے لکھتے ہیں جہاد لغوی طور پر اس کی اصل ”جہد“ ہے اور وہ مشقت ہی ہے اور شریعت میں کافروں کے ساتھ جنگ میں مشقت اور کوشش کرنا ہے اور جہاد فی اللہ اعمالِ نفس میں مشقت اور کوشش کرنا اور نفس کو شریعت کے راستے میں ذلیل کرنا ہے یہی وجہ ہے کہ کتب و تفسیر و احادیث میں ہے کہ جہاں جہاد فی سبیل اللہ مطلق ذکر ہو وہاں فی سبیل اللہ سے وہ جہاد اکبر ہی مراد لیتے ہیں اور جہاں دوسرے معنی مراد ہوں تو وہاں پر قید اور سیاق و سباق سے جو بھی معنی مفہوم ہو وہی مراد ہوگا۔ ہر جگہ پر عام معنی اور لفظ کو تمام محتملہ معانی پر محمول کرنا کسی بھی کتاب سے ثابت نہیں ہے بلکہ ایسا کرنا دین و شریعت کے قواعد کے خلاف اور دین میں تحریف کرنے مترادف ہے مثلاً

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

”الْعَيْنُ حَقٌّ“ (33) نظر کا لگ جانا درست ہے۔

عین چشم انسان کو بھی کہتے ہیں، چشم سورج کو بھی اور جاسوس کو بھی کہتے ہیں اور گھنٹے کو بھی۔ تو کیا اب تک علماء حق میں سے کسی نے بھی یہ کہا ہے کہ آنکھ حق ہے مفہوم گلی کے اعتبار سے یہ تمام معانی یہاں مراد ہیں لیکن اس ارشاد میں صرف یہی معنی مراد لیا گیا ہے کہ نظر بد کا لگنا برحق ہے اسی طرح دیگر الفاظ کے معنی بھی اپنے سیاق و سباق ہی سے مراد لئے جاتے ہیں اور اسی مناسبت سے لفظ کی تعبیر عام لفظ وغیرہ سے کی جاتی ہے۔

تمت بالخیر

(33) صحیح البخاری، کتاب الطب، باب العین حق، حدیث 5740، الجز 4، الصفحة 44

دار احیاء التراث العربی بیروت